کاریتاس حیدرآباد علاقے میں ایندھن کی بچت اور ماحولیاتی توازن کو بچانے کے لیے مخصوص طرز کے چولہے متعارف کرارہا ہے۔ سورج کی توانائی کے استعمال پر بھی تجربات کیے جارہے ہیں۔
کاریتاس فیصل آباد کی توجہ بالخصوص کھیت مزدوروں، بھٹہ مزدوروں، قالین بننے والے بچوں اور زمینداروں کے ہاں ملازم خواتین پر ہے اور اِن کی فلاح کے لیے کوشاں ہے۔

دبئی: کلاسیں مسلمان بچوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں۔

خلیج فارس کی امیر ترین امارتوں میں سے ایک دبئی ہے۔ یہاں کی ترقی پذیر کیتھولک برادری زیادہ تر غیر ملکیوں پر مشتمل ہے۔ اس میں ہندوستان، فلپائن، لبنان، کوریا، پاکستان، سری لنکا اور دیگر ملکوں کے باشندے شامل ہیں۔ یہ لوگ تیل کی تنصیبات، ہسپتالوں، بنکوں اور سُپر مارکیٹوں میں کام کرتے ہیں۔ کیتھولک برادری کے لیے چند سال قبل حضرت مریم کے نام پر ایک چرچ تعمیر کیا گیا تھا جِس کا انتظام چار پادریوں کے سپرد ہے۔ ان میں سے ایک فلورنس کے کیپوچن فادر ہیں۔ ان پادریوں کی مدد کے لیے آٹھ "کمبونین مشنری سسٹرز" مامور ہیں۔
تقریباً ستّر دینیاتی اساتذہ عیسائی برادری کے ان گنت لڑکوں اور لڑکیوں کو تیار کر رہے ہیں۔ بعض اساتذہ طلبہ و طالبات کو اُن کی پہلی عشائے ربانی اور بعض چرچ میں اُن کے استحکام کے لیے تربیت میں مصروف ہیں اور دینی تعلیم کی کلاسیں کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں۔ جمعہ کلاسوں کے لیے ۹۲-۱۹۹۱ء میں ۱۳۰۰ بچوں نے داخلہ لیا ہے اور ہفتہ کے روز کلاسوں میں ۹۰۰ سے زائد بچے ہوتے ہیں۔ یہ تمام بچے چھ سال سے پندرہ سال کی عمر کے ہیں۔
دُنیائے عرب کے رسولی حلقۂ نیابت (Vicariate Apostolic of Arabia) کی ذمّہ داری کیپوچن فادر جی۔ بی۔ گریمولی کے سر ہے۔ دو کروڑ ۳ لاکھ ۵۰ ہزار کی آبادی میں سے کیتھولکوں کی تعداد پانچ لاکھ ہے جن کی مذہبی اُمور میں رہنمائی ۲۷ (۷ نیابتی اور ۲۰ باقاعدہ) پادری اور ۶۵ راہبات کرتی ہیں۔ (رپورٹ: انٹرنیشنل فائڈز سروس)

ملائشیا: کیتھولک ڈاکٹروں کی طرف سے اسکولوں میں "لازمی مذہبی تعلیم" کا مطالبہ

ملائشیا کے کیتھولک ڈاکٹروں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ ملک کے اسکولوں میں مذہبی تعلیم

لازمی قرار دی جائے تاکہ وزیر اعظم کے پیش کردہ متحدہ ملائشیائی قوم کے تصور کو آگے بڑھانے میں مدد مل سکے۔ اپنے ایک اخباری بیان میں جو ۱۲ دسمبر ۱۹۹۱ء کو کوالالمپور میں منعقدہ اجلاس میں جاری کیا گیا، کیتھولک ڈاکٹرز گلڈ نے وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتر محمد کے اس نصب العین کی حمایت کی کہ ۲۰۲۰ء تک ایسا متحدہ ملائشیا وجود میں آجائے جس میں ہر شخص برابر کا شہری ہو۔ انہوں نے اس امر سے اتفاق کیا کہ ایسی قوم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اندرونی طور پر جھگڑے فساد سے دور رہے اور علاقائی نیز نسلی لحاظ سے باہم مربوط ہو۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں یہ دیکھ کر بالخصوص خوشی ہوئی ہے کہ (اس تصوّر میں) اخلاقی، روحانی اور مذہبی ترقی کا ذکر کیا گیا ہے۔"

تاہم انہوں نے مادی خوشحالی پر بہت زیادہ زور دینے کے خلاف خبردار کرتے ہوئے کہا کہ امیر اور ترقی یافتہ قوموں میں "حد سے زیادہ مادہ پرستی، خود غرضی اور اخلاقی اقدار میں پریشان کن حد تک انحطاط موجود ہے، بدعنوانی عام ہے۔ ان معاشروں میں اب کمزوروں، غریبوں اور ضعیف العمر لوگوں کا احترام کیا جاتا ہے اور نہ ان کے حقوق کا خیال ہی رکھا جاتا ہے۔ امیروں اور طاقت ور لوگوں کو ہی غلبہ حاصل ہے۔"

کیتھولک ڈاکٹرز گلڈ نے کہا کہ "اس صورتِ حال کے تدارک کے لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ سرگرمی کے ساتھ اچھائیوں اور اخلاقی و مذہبی اقدار کی حوصلہ افزائی کرے اور انہیں پروان چڑھائے۔ ہم یہ تجویز کرنا چاہیں گے کہ اسکول میں مذہبی تعلیم طالب علم کے اپنے مذہب کے مطابق لازمی قرار دی جائے تاکہ تمام ملائشیائی ان اقدار کے حامل بن جائیں جو ایک ایسے معاشرے کے لیے ضروری ہیں جس میں ایک دوسرے کا خیال رکھا جاتا ہے۔"

بیان میں مزید کہا گیا کہ اگر ملائشیا کو ۲۰۲۰ء میں ایک ایسی قوم بننا ہے جس کے اندر جھگڑا فساد نہ ہو اور یہ ایک نسل پر مشتمل ہو تو حکومت کو چاہیے کہ بچوں کے ذہن میں اقدار کو راسخ کرنے کے لیے کوشاں رہے۔ "ہم اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ نسلی طور پر رواداری، سماجی انصاف کے حامل اور دکھ سکھ میں باہم شریک معاشرے کے نظریے کو تقویت حاصل ہو سکے۔ نسلی حد بندیوں، تعصب اور عدم رواداری کو جن کے باعث تعلیمی اداروں میں گروہ بندیاں مضبوط تر ہو گئی ہیں، ختم کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں۔"

کیتھولک ڈاکٹرز گلڈ کے مقاصد میں شامل ہے کہ وہ اپنے ارکان کی روحانی، پیشہ ورانہ اور سماجی بہبود کے لیے کام کرے اور شعبۂ طب میں کیتھولک تصورات خیر و شر کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس تنظیم کے ارکان غور و فکر اور بحث و گفتگو کے لیے ہر ماہ یکجا ہوتے ہیں اور سال میں ایک بار میدان کار سے ہٹ کر اپنے منصوبوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ گذشتہ دسمبر میں گلڈ نے سنگاپور کی سرحد کے قریب جوہور باہرو کے مقام پر اپنی ایک نئی شاخ قائم کی ہے۔ (رپورٹ: دی کیتھولک نیوز)